احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 13/ اکتوبر 2012ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
ہفتہ 13/اکتوبر 2012ء 25 ذیقعد 1433 ہجری 13/اخاء 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 239

نبیوں کی زینت

حضرت امام محمد بن عبدالباقی زرقانیؒ (متوفی 1122ھ) اور ابن عساکرؒ دونوں کا قول ہے کہ (خاتم النبیین کے) معنی یہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنی ظاہری اور روحانی بناوٹ اور اخلاق میں سب سے زیادہ حسین ہیں کیونکہ آپ نبیوں کا حسن و جمال ہیں اس انگشتری کی مانند جس سے زینت وتجمل حاصل کیا جاتا ہے۔

(زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد 3 صفحہ 163 مصری)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی وانشراح صدری وعصمت وحیاء وصدق و صفاء وتوکل ووفا اور عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیا سے بڑھ کر اور سب سے افضل اور اعلیٰ واکمل وارفع واجلیٰ واصفا تھے اس لئے خدائے جل شانہ نے ان کو عطر کمالات خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا اور وہ سینہ اور دل جو تمام اولین وآخرین کے سینہ ودل سے فراخ تر و پاک تر ومعصوم تر وروشن تر وعاشق تر تھا وہ اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اولین وآخرین کی وحیوں سے اقویٰ واکمل وارفع واتم ہو کر صفات الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو۔

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد2 ص 71)

وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُر زور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً وعملاً وصدقاً وثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا (۔) وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبییّن جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔

(اتمام الحجۃ۔ روحانی خزائن جلد8 ص 308)

مالی معاملات میں صفائی اور معاہدات کی پابندی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

''ایک اور اہم بات معاملات کی صفائی ہے اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ جس طرح ہمیں تکلیف ہوتی ہے اسی طرح اس کو بھی ہوتی ہے جس کا روپیہ دینا ہوتا ہے تو پھر لین دین کے معاملات میں اتنی مشکلات نہ رونما ہوں......شریعت نے معاہدات کی پابندی نہایت ضروری قرار دی ہے۔

دوسری بات یہ ضروری ہے کہ مال میں خواہ ذرا سا بھی نقص ہو، تاجر کو چاہئے کہ خریدار کو بتا دے تا کہ بعد میں کوئی جھگڑا نہ پیدا ہو۔ اس طرح نقصان نہیں ہوتا بلکہ فائدہ ہی رہتا ہے۔ جب انسان دھوکہ کی چیز بیچنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا تو مال خریدتے وقت خود بھی احتیاط نہیں کرتا لیکن اگر ناقص چیز گاہک اس سے نہ خریدے تو اسے خود بھی احتیاط کرنی پڑے گی۔ پھر معاملہ کی صفائی سے ایک قومی کریکٹر بنتا ہے جو ساری قوم کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے۔''

(انوار العلوم جلد 12 صفحہ 601)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔

1۔ قربانی بکرا -/12000 روپے

2۔ قربانی حصہ گائے -/6,000 روپے

(نائب ناظر ضیافت، دارالضیافت ربوہ)

ہمیں تو اسوۂ خیر البشرؐ کو عام کرنا ہے

ہمیں شام و سحر تک بس یہی اک کام کرنا ہے
نہ تھک کے بیٹھ جانا ہے نہ کچھ آرام کرنا ہے
معافی درگزر کا عام یہ پیغام کرنا ہے
دلوں کو جیتنا ہے پیار اپنے نام کرنا ہے
زمانے کو محبت سے ہی زیرِ دام کرنا ہے
ہمیں تو اسوۂ خیر البشرؐ کو عام کرنا ہے

یہ بیہودہ سی فلمیں، لغو خاکے جو بناتے ہیں
بہت ہی ظالمانہ طور پر ہم کو ستاتے ہیں
دلوں کا خون کرتے ہیں ہمیں غصہ دلاتے ہیں
اگر رد عمل ہو اس پہ پھر انگلی اٹھاتے ہیں
خدا کے دیں کو ان کا کام ہی بدنام کرنا ہے
ہمیں تو اسوۂ خیر البشرؐ کو عام کرنا ہے

مقابل دین حق پر جو ہزیمت یہ اٹھاتے ہیں
خیالوں کی یہ آزادی کا واویلا مچاتے ہیں
چھڑکتے ہیں نمک زخموں پہ اور پھر مسکراتے ہیں
خدائے آسمانی کے غضب کو بھول جاتے ہیں
درود پاک کا فیضان ہم نے عام کرنا ہے
ہمیں تو اسوۂ خیر البشرؐ کو عام کرنا ہے

جلوسوں میں یہ گھیراؤ، جلاؤ کون کرتا ہے
یہ مرنے مارنے کے بھاؤ تاؤ کون کرتا ہے
یہ گالی گولی کے روشن الاؤ کون کرتا ہے
جو سمجھائیں تو ان کو جاؤ جاؤ کون کرتا ہے
محبت سے تشدد روکنا، ناکام کرنا ہے
ہمیں تو اسوۂ خیر البشرؐ کو عام کرنا ہے

ہم اپنے ہاتھ سے جو گھر جلاتے ہیں وہ کس کے ہیں
معابد، جن کو خاکستر بناتے ہیں وہ کس کے ہیں
سڑک پر توڑ کے سگنل گراتے ہیں وہ کس کے ہیں
دکانیں بینک کاریں توڑے جاتے ہیں وہ کس کے ہیں
فسادوں سے تو خود اپنا وطن بدنام کرنا ہے
ہمیں تو اسوۂ خیر البشرؐ کو عام کرنا ہے

درود پاک سے اپنی جو تر رکھیں زبانوں کو
اسی کے رنگ و خوشبو سے سجا دیں ہم زمانوں کو
علاقوں، ملکوں، غیروں اور اپنے مہربانوں کو
اسی کے فیض کی پرواز دیں اپنی اڑانوں کو
اسی سے دشمنوں کو لرزہ براندام کرنا ہے
ہمیں تو اسوۂ خیر البشرؐ کو عام کرنا ہے

امام وقت سے قدسیؔ یہ اپنا دل سے وعدہ ہے
ہمارا فرض بھی دنیا کی نسبت کچھ زیادہ ہے
ہمارا حوصلہ مضبوط ہے، سینہ کشادہ ہے
نبھائیں گے ہم عہدِ بیعت کو پختہ ارادہ ہے
کہ جب تک سانس ہے اس عہد کا اکرام کرنا ہے
ہمیں تو اسوۂ خیر البشرؐ کو عام کرنا ہے

عبدالکریم قدسیؔ

سورج مُکھی

تیرے سارے درد لے لوں تو رہے ہر دم سکھی
چشمِ شوقِ دید نہ پائے کبھی تجھ کو دکھی
دھڑکنوں میں بند کر کے دل تجھے چاہے سدا
تو مرا سورج رہے اور میں ترا سورج مکھی

ضیاء اللہ مبشر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم افتخار احمد انور صاحب

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے

ریسرچ کی اہمیت، ضرورت اور افادیت

تحقیق انسانی دماغ کی غذا

خداتعالیٰ نے انسان میں تجسس کا مادہ پیدا کیا ہے جس کی وجہ سے وہ دن رات نئے نئے حالات و واقعات کی کھوج میں لگا رہتا ہے۔ اسی تجسس نے تحقیق کو جنم دیا ہے۔ روئے زمین پر نظر آنے والی تمام ترقیات، ارتقائی عمل اور تہذیب و تمدن اسی تجسس اور تحقیق کی وجہ سے ہے۔ انسان چاہتا ہے کہ اردگرد کے حالات سے باخبر رہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ انسانی دماغ کی ساخت بھی ایسی ہے کہ کاوش، تجسس اور تحقیق اس کی دماغی غذا کے حصے ہیں۔

بنی نوع انسان نے ہمیشہ ان واقعات اور حالات کی مکمل اطلاع حاصل کرنے کی کوشش کی جن کا تعلق اس کی فلاح و بہبود سے رہا۔ ہر دور کا انسان اپنے گرد و پیش کی چیزوں اور واقعات کی کھوج میں لگا رہا ہے تا اس کو کائنات کے سمجھنے میں آسانی ہو۔ دینی لحاظ سے اگر اس امر کا جائزہ لیا جائے تو انسان نے بہت سے علمی فوائد حاصل کئے ہیں۔

چھان بین کرنا

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں تحقیق اور چھان بین کے حوالے سے فرماتا ہے کہ:

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے پاس اگر کوئی بدکردار کوئی خبر لائے تو (اس کی) چھان بین کرلیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم جہالت سے کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو پھر تمہیں اپنے کئے پر پشیمان ہونا پڑے۔ (سورۃ الحجرات:7)

بلا تحقیق بات کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

ایک انسان کے جھوٹا ہونے کی یہی دلیل کافی ہے کہ وہ جو بات بھی سنے اسے بلا تحقیق آگے روایت کرنا شروع کردے۔

(صحیح مسلم، مقدمہ باب النھی عن الحدیث بکل ما سمع حدیث نمبر 6)

کامل علم کی سعی

حضرت مسیح موعود تحقیق اور جستجو حاصل کرنے کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اگر مومن اپنی ترقیات کے لئے سعی نہ کرے، تو وہ گر جاتا ہے۔ پس سعادت مند کا فرض ہے کہ وہ طلب دین میں لگا رہے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ سے بڑھ کر کوئی انسان کامل دنیا میں نہیں گزرا لیکن آپ کو بھی رب زدنی علما (طٰہٰ:115) کی دعا کی تعلیم ہوئی تھی پھر اور کون ہے جو اپنی معرفت اور علم پر کامل بھروسہ کر کے ٹھہر جاوے اور آئندہ ترقی کی ضرورت نہ سمجھے۔ جوں جوں انسان اپنے علم اور معرفت میں ترقی کرے گا اسے معلوم ہوتا جاوے گا ابھی بہت سی باتیں حل طلب باقی ہیں۔

(ملفوظات جلد دوم ص 142,141)

بات کرنے کا سلیقہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

لاتقف کے معنے ہیں لاتقل جو صحابہؓ و تابعین سے ثابت ہیں۔ جس چیز کا علم نہ ہو وہ منہ سے نہ نکالو۔ آجکل ایسی بیبا کی بڑھ رہی ہے کہ پالیٹکس اور اکانومی کے معنے تک نہیں جانتے اور اپنے اخبار اس کے لئے وقف کرنے پر بیٹھے ہیں۔

(حقائق الفرقان جلد 2 ص 535)

نیک نیتی کے ساتھ تحقیق

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ انسان کو اپنے قرب کی نعمتوں سے ممسوح کرے اور میرے نزدیک یہ اسی طرح ممکن ہوسکتا ہے کہ انسان مذہب کے متعلق غور کرتے وقت سب سے پہلے یہ خیال کرے کہ میں دیانتداری کے ساتھ اور خداتعالیٰ کی خشیت کے ماتحت تحقیق کروں گا۔ شیخی یا بڑائی کا خیال اس کے اندر نہیں ہونا چاہیئے اور نیک نیتی کے ساتھ تحقیق کرنی چاہیئے۔

(انوار العلوم جلد 13 ص 389)

احمدی طالب علم اور تحقیق

مورخہ 10 نومبر 1980ء کو حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث نے احمدی طالب علموں کی تنظیم احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے سہ روزہ کنونشن سے خطاب فرمایا۔

آپ فرماتے ہیں:۔

بڑھیں، بڑھیں، بڑھیں آگے بڑھیں۔

خداتعالیٰ چاہتا ہے کہ احمدی طالب علم تحقیق اور علم کے میدان میں ساری دنیا سے آگے نکل جائیں۔

آپ نے احمدی طالب علموں کو علم کے میدان میں آگے سے آگے بڑھنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ دنیا کے کسی حصہ میں آپ سے تعصب برتا جائے لیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ خداتعالیٰ آپ سے تعصب کرے گا اگر زمین کا ایک حصہ آپ کو رد کرے گا تو دوسرا حصہ آپ کو ہاتھوں ہاتھ لے گا۔ اس لئے بڑھیں، بڑھیں، بڑھیں آگے بڑھیں۔

تحقیق کا میدان نہ ختم ہونے والا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا کہ تحقیق کا میدان نہ ختم ہونے والا ہے اور یہ سلسلہ نسل در نسل جاری رہتا ہے۔ لیکن اس کے لئے غذا کی بھی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں سویا لیسی تھین Soya Lacithin ایسی چیز ہے جو طالب علموں کے لئے خصوصاً بہت مفید ہے۔ اس چیز کا اتنا فائدہ ہے کہ اگر آپ کوئی اقتباس عام طور پر دس منٹ میں یاد کرتے ہیں تو سویا لیسی تھین کے استعمال سے یہ اقتباس چھ منٹ میں یاد ہوسکتا ہے حضور نے فرمایا کہ یہ مہنگی چیز ہے اور ہمارے ملک میں غربت بہت ہے اور دولت کی تقسیم کا نظام بھی ناقص ہے۔ اس لئے یہ چیز عام استعمال میں نہیں آتی۔ حضور نے فرمایا کہ (دین حق) کہتا ہے کہ جس کا جو حق ہے وہ اسے ملنا چاہیئے اب اگر بچوں کو بچپن کی عمر میں دودھ ملے اور گائے کا دودھ ملے تو اس سے ذہن تیز ہوجائے گا۔

حضور نے سویابین کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جس کا ذکر حضور کر رہے ہیں وہ Yelloro Manchurian Variety اس میں 24 فیصد تیل ہوتا ہے اس تیل میں لیسی تھین ہوتی ہے۔ حضور نے انگلستان کے ایک ذہین احمدی نوجوان ڈاکٹر کا ذکر فرمایا جو کہ وہاں پر تحقیق کر رہا ہے اور بتایا کہ اس نے لیسی تھین کا استعمال شروع کرنے کے بعد بتایا کہ اس سے پہلے میں ایک ہفتے میں چھ صفحے اپنی تحقیق کے ٹائپ کیا کرتا تھا اور اس میں کئی غلطیاں بھی ہوتی تھیں اس نے بتایا کہ لیسی تھین کے استعمال کے بعد سے دو ہفتوں میں پچاس صفحے لکھے ہیں اور اس میں معمولی غلطی کے سوا کوئی غلطی نہیں تھی۔

احمدی طالب علموں کو حضور کا خاص تحفہ

حضور نے از راہ شفقت عنایت اعلان فرمایا کہ ہر یونیورسٹی اور بورڈ کے تین چوٹی کے احمدی طالب علم منتخب کر کے ان کے کوائف مجھے بھیجے جائیں۔ ایسے طالب علموں کی کل تعداد 20 ہو اور یہ وہ طالب علم ہوں۔ جنہوں نے اگلے سال امتحان دینا ہو۔ حضور نے فرمایا کہ ایک سال کے لگ بھگ عرصے میں میری طرف سے ان کی سویا لیسی تھین 1200 ملی گرام کا کورس کروایا جائے گا اور اس کے نتائج دیکھے جائیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ فضل کرے تو عین ممکن ہے کہ سارے کے سارے اول آجائیں۔ حضور نے فرمایا کہ میرا دل کرتا ہے کہ ہر بورڈ یونیورسٹی میں چوٹی کی پانچ پوزیشنیں احمدی طالب علموں کی ہوں۔ حضور نے اپنے خطاب میں احمدی طالب علموں کو ایک اہم نکتے کی طرف متوجہ کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن عظیم نے اس کائنات کے متعلق جو بنیادی نکتہ ہمیں بتایا ہے وہ یہ ہے کہ یہ منتشر اشیاء کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ ایک منطقی مجموعہ ہے۔ (کائنات کی ہر چیز کا دوسری چیز سے تعلق ہے) اور اس نے اس ساری بات کو ایک جملے (ووضع المیزان) میں بیان کیا ہے۔

حضور نے اس اصولی نکتے کی وضاحت کرتے ہوئے احمدی طالب علموں کو متوجہ کیا کہ وہ اپنی تحقیق کا رخ اس مرکزی نکتے کی طرف رکھیں۔

(مشعل راہ جلد دوم ص 541,540)

(روزنامہ الفضل 27 نومبر 1980ء)

احمدی سائنسدانوں کے لئے کھلے میدان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع احباب جماعت کو سائنس کے میدان میں تحقیق کے حوالے سے فرماتے ہیں:۔

اس فلسفہ حیات کے رد میں چونکہ قرآن کریم نے واضح طور پر فرمایا ہے یہ لوگ جو مادہ پرست قومیں ہیں یہ ان مضامین میں اپنی علمی ترقی کے باوجود غور نہیں کر رہیں۔ اس لئے نہیں کرتیں کہ بنیادی طور پر یہ خدا کی ہستی کی قائل نہیں ہیں۔ فرضی طور پر قائل بھی ہوں مثلاً عیسائی دنیا فرضی طور پر قائل ہے، یہودی دنیا فرضی طور پر قائل ہے لیکن ان کی سائنسیں خدا سے خالی ہیں۔ آپ ساری سائنسز کا مطالعہ کرلیں۔ انفرادی طور پر اگر ایک سائنسدان خدا کی ہستی کو موجبات میں داخل کر دے، محرکات میں داخل کردے تو فوراً اس کو پاگل کہنا شروع کر دیں گے، اس کی ساری ریسرچ بے معنی ہوجائے گی۔ اگر وہ یہ تیسرا فیکٹر یعنی خدا کا فیکٹر ڈال دے۔ یہی وجہ ہے کہ آجکل ایولوشن Evolution کے اوپر جو نئے نظریات آکر ایک مقام پر پھنس گئے ہیں اس میں خدا کا فیکٹر ڈالے بغیر بات آگے بنتی ہی نہیں ہے اور اس کے لئے یہ قومیں تیار نہیں ہیں۔ اس لئے لاینحل کے طور پر ان مسائل کو رہنے دیتی ہیں لیکن یہ سوچ کر آگے قدم نہیں بڑھاتیں کہ اگر خدا ہو تو یہ ہونا چاہیئے۔ تو اسی

باقی صفحہ 6 پر

مکرم این اے عدیل خادم صاحب۔قادیان

معاشرہ پر میڈیا کے منفی و مثبت اثرات

جب سے انسان پیدا ہوا ہے اس کے اندر خالق کائنات نے یہ عادت ودیعت کر رکھی ہے کہ وہ اپنے خیالات وجذبات کو قوت بیان کے ذریعہ ظاہر کرے اور یہ اظہار انسانوں کی عقل و دانش کے ارتقاء کے ساتھ ترقی پذیر ہوتا رہا ہے۔ ہر دور میں انسان اپنی سہولیات اور ذرائع استعمال کے مطابق قوت پکڑتا رہا ہے ابتدائی دور میں شعراء اور مقررین اپنے اشعار اور وعظ ونصیحت لوگوں کو سنا کر اور اپنے خیالات کی جو نثر کی صورت میں تھے پتوں یا چمڑوں پر لکھ کر ظاہر کرتے تھے۔ کاغذ کی ایجاد کے بعد اس کو کاغذ پر اتارا جانے لگا۔ دنیا کے بہت سے معاشروں اور مذاہب نے اظہار رائے اور اس کے مختلف طریقوں کی ہر دور میں حوصلہ افزائی کی لیکن اس کی عظیم الشان اور عالمگیر حوصلہ افزائی قرآن کے نزول کے ساتھ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔

پڑھ اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا اس نے انسان کو ایک چمٹ جانے والے لوتھڑے سے پیدا کیا پڑھ تیرا رب سب سے زیادہ معزز ہے جس نے قلم کے ذریعہ سکھایا۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

(سورۃ العلق آیت 1-6)

اسی طرح سورۃ القلم میں اللہ تعالیٰ نے قلم اور دوات اور اس کے ذریعہ سے تحریر کی عظمت کے بارے میں قسم کھائی ہے نیز سورۃ رحمٰن میں فرمایا کہ رحمٰن خدا وہ خدا ہے جس نے قرآن سکھایا اور وہی ہے جس نے انسان کو بیان سکھایا اور قوت اظہار اس کو عطا کی اور اس قوت اظہار کو قرآن کے ذریعہ کامل اور مکمل طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ قرآن مجید وہ کتاب جس نے اس بات کا بھی ذکر فرمایا کہ نہ صرف زبان کے ذریعہ بلکہ قلم کے ذریعہ بھی دنیا میں اس کا پھیلاؤ ہوگا اور قلم کے ساتھ ساتھ قرآن نے نئی نئی ایجادات کا بھی ذکر فرمایا قرآن مجید نے پرنٹ میڈیا کا ذکر کرتے ہوئے اس کی کثرت کی پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا واذا الصحف نشرت یعنی جب صحیفے کثرت سے نشر کئے جائیں گے۔ علاوہ ازیں قرآن مجید نے ان برقی لہروں کا بھی ذکر فرمایا جن کے اوپر نشریات چلیں گی کہ جہاں صحائف کے پھیلانے اور نشر کرنے کا ذکر کیا ہے وہیں پر قرآن مجید نے ایسی لہروں کا بھی ذکر فرمایا جن پر آواز اور تصویریں چلیں گی اور پھر پوری دنیا میں پھیل جائیں گی اور نبی کریم ﷺ نے احادیث میں بھی اس بات کا ذکر فرمایا ہے اور خاص طور پر آپ نے آنے والے امام مہدی اور مسیح موعود کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب وہ امام مہدی اور مسیح موعود کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب وہ امام مہدی اور مسیح موعود آئے گا اس وقت ذرائع ابلاغ ترقی کر جائیں گے کہ وہ امام موعود خطاب کر رہا ہوگا۔ تو اس کو دنیا والے خواہ وہ مشرق میں بیٹھے ہوں یا مغرب میں ہوں سن رہے ہوں گے اور وہ ایک دوسرے کی شکلوں کو بھی دیکھ رہے ہوں گے اور ان کی آواز کو بھی سن رہے ہوں گے۔ اس پیشگوئی میں اس بات کا واضح طور پر ذکر فرمایا گیا ہے کہ جہاں ریڈیائی لہریں دنیا میں آواز کو پہنچائیں گی وہاں وہ تصویروں کو بھی ظاہر کریں گی اس میں ریڈیو کے ساتھ ساتھ ٹی وی کا بھی ذکر فرما دیا اور ٹی وی کے ساتھ ساتھ انٹرنیٹ کا بھی ذکر فرما دیا گیا اور آج کے اس دور میں حضرت مسیح موعود کو الہاماً یہ فرما دیا گیا.......... یعنی کیا ہم نے ہر امر میں تیرے لئے سہولت نہیں پیدا فرمادی۔ گویا اللہ نے مسیح موعود کو فرمایا کہ آج کے دور کی جدید ایجادات دراصل حضرت مسیح موعود کی بعثت کی خاطر بنائی گئی ہیں۔

عالمی طور پر میڈیا کی صنعت دنیا کی بڑی صنعتوں میں سے ایک ہے۔ لیکن اگر ہندوستان کا ہی ذکر کریں تو یہاں پر تقریباً ساڑھے تین سو ٹی وی چینلز ہیں اور ہزار ہا افراد اخبارات میں کام کر رہے ہیں۔ اخبارات اور ٹی وی چینلز زیادہ تر کثیر ملکی کمپنیاں چلا رہی ہیں ایک رپورٹ کے مطابق 2015ء تک دنیا کی یہ ایجنسی 108 کھرب ڈالر سے تجاوز کر جائے گی۔

میڈیا دو قسم کا ہوتا ہے

1۔ پرنٹ میڈیا 2۔ الیکٹرانک میڈیا

پرنٹ میڈیا

اس میڈیا سے مراد اخبارات ورسائل ہیں۔

الیکٹرانک اور سوشل میڈیا

اس میڈیا میں ٹی وی چینلز، فلم، مواصلاتی سسٹم، کمپیوٹر پروگرامز، کمپیوٹر چینلز، انٹرنیٹ رسائل اور ویب سائٹس وغیرہ آتی ہیں۔

کسی بھی ملک میں میڈیا ہی ایک ایسا شعبہ ہے جو جمہوریت، آزادی غیر جانبداری اور مساوات کا نہ صرف پیغام دیتا ہے بلکہ عوامی مسائل اور شکایات کو سامنے لا کر ان کے حل کی طرف حکومت کی توجہ مبذول کراتا ہے۔ لیکن آج کے دور میں میڈیا اپنی اس ذمہ داری کو بھلاتا جا رہا ہے حقیقت یہ ہے کہ اگر وہی غیر ذمہ داری، جانبداری اور تعصب کا مظاہرہ کرنے لگے غلط اور بے بنیاد باتوں کے پروپیگنڈے کا ذریعہ بن جائے اور غلط مقاصد کے لئے استعمال ہونے لگے تو جمہوریت بھی خطرے میں پڑ جاتی ہے اور شہریوں کی آزادی بھی متاثر ہوتی ہے۔

جس میڈیا کو کچھ لوگ ماضی میں جمہوریت کا چوتھا ستون کہتے تھے اور پریس کی آزادی کے بغیر جمہوریت کا تصور تک نہیں کر سکتے تھے وہ میڈیا آج کل صرف پروپیگنڈا بن کر رہ گیا ہے۔

میڈیا کے مثبت اثرات

حالات کا علم ہو جانا، کام میں تیزی، علم کی وسعت، ملک کی ترقی میں ایک اہم رول، لوگوں کی آواز کو پہنچانا۔

حالات کا علم ہو جانا

میڈیا کا ایک مثبت کردار یہ ہے کہ میڈیا کے ذریعہ چاہے ہم کہیں بھی بیٹھے ہوں ہمیں حالات کا علم ہو جاتا ہے جیسے کہیں کوئی بم دھماکہ ہو گیا ہو تو ہمیں اس کی خبر اسی وقت میڈیا کے ذریعہ مل جاتی ہے۔

کام میں تیزی

میڈیا سے کام میں تیزی آ گئی ہے اس سے ہم جلدی سے جلدی اپنی خبر لوگوں تک پہنچا سکتے ہیں اور پریس کے ذریعہ بزنس کو بھی فروغ مل رہا ہے۔

علم کی وسعت

میڈیا سے علم کی وسعت بھی ہوتی ہے۔ آج کل میڈیا میں مختلف موضوعات پر Debates آتی ہیں جو اہم علمی موضوعات پر بھی ہوتی ہیں اور سیاسی موضوعات پر بھی جس سے عوام کو اس بات کا علم ہوتا ہے کہ حکومت کیا کام کر رہی ہے اور اس میں کیا کمی ہے۔

ملک کی ترقی میں ایک اہم رول

میڈیا کا ملک کی ترقی میں بھی اہم رول ہے یہ ایک آزاد ادارہ ہے جو جہاں کوئی برا کام کر رہا ہو یا کوئی خلاف قانون بات کرتا ہے یا کام کرتا ہے۔ جس سے حکومت اپنی نیند سے جاگتی ہے اور مثبت قدم اٹھاتی ہے۔

لوگوں کی آواز کو پہنچانا

میڈیا کے ذریعہ بے بس لوگوں کی آواز پہنچتی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پولیس یا حکومت کو بھی پتہ نہیں ہوتا کہ یہاں کسی کے ساتھ ظلم و زیادتی ہو رہی ہے تو جب میڈیا اس کو ظاہر کرتا ہے تو اس سے پولیس بھی حرکت میں آتی ہے اور حکومت کو بھی توجہ پیدا ہوتی ہے۔

میڈیا کے منفی اثرات

آج کا میڈیا کچھ مخصوص طبقات کا پابند ہے۔

آج کا میڈیا فحاشی پھیلانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ میڈیا غلط اثر ڈالنے کا باعث ہو رہا ہے۔ میڈیا جھوٹ پھیلانے میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ غیر ضروری خبریں دینا۔ نیوز رومز اور بزنس رومز میں کوئی فرق نہیں رہ گیا۔ آزادی کا غلط استعمال۔

کچھ مخصوص طبقات کا پابند

بالعموم میڈیا کی ملکیت بڑی بڑی بزنس کارپوریشنوں کے ہاتھ میں ہے اور آج ہر طبقہ چاہتا ہے کہ اس کی الگ اخبار ہو اور وہ اس میں مخالفوں کے خلاف اپنا زہر اگلیں۔ مذہبی لحاظ سے بھی مختلف فرقے، ایک دوسرے کے خلاف بولتے اور میڈیا کو استعمال کرتے ہیں۔

فحاشی پھیلانے میں کردار

آج کا میڈیا فحاشی پھیلانے میں اپنا بہت نمایاں کردار ادا کر رہا ہے چاہے وہ پرنٹ میڈیا ہو یا الیکٹرانک میڈیا کوئی بھی کسی سے کم نہیں ہیں اور کچھ اخبارات کے تو صفحات کے صفحات ان غلاظتوں سے بھرے ملتے ہیں جو معاشرہ کو دن بدن فحاشی کی طرف لے جانے پر کوشاں ہیں۔ قرآن مجید نے ایسے لوگوں کو جو اشاعت فحش کرتے ہیں عذاب الیم کی خبر دی ہے۔

غلط اثر ڈالنے کا باعث

آج کا میڈیا لوگوں پر غلط اثر ڈالتا ہے ان کی سوچ کو اور ان کے جذبات کو بدل کر رکھ دیتا ہے۔ خاص کر اس کا اثر بچوں پر ہوتا ہے آج کل میڈیا پر فحش اور غلط قسم کی مار پٹائی کی خبریں دکھائی جاتی ہیں اس کا اثر خاص طور پر بچوں پر ہوتا ہے اور وہ اس کی نقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس سے بسا اوقات ان کی جان بھی چلی جاتی ہے اور اس سے ان کے اخلاق بھی خراب ہوتے ہیں۔

جھوٹ پھیلانے میں کردار

آج کا میڈیا جھوٹ پھیلانے میں بہت اہم کردار ادا کر رہا ہے آج کل خبروں کو بغیر کسی تحقیق کے شائع کر دیا جاتا ہے اس کے متعلق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''اڈیٹروں کا فرض ہونا چاہئے کہ سچائی کو دنیا میں پھیلاویں نہ جھوٹ کو اس لئے ہم بار بار کہتے ہیں کہ ایسے گندے اور ناپاک اخبار دنیا کو بجائے

فائدہ پہنچانے کے نقصان پہنچاتے ہیں اور جھوٹ جو ایک نہایت پلید اور ناپاک ہے اس کو دنیا میں رائج کرتے ہیں۔'' (نزول المسیح صفحہ 16)

غیر ضروری خبریں

آج کل کا میڈیا ضروری خبروں کو چھوڑ کر غیر ضروری خبریں بھی دینے میں کوشاں ہے۔ مثلاً مہنگائی یا غریبی کے موضوع کو چھیڑنے کے بجائے سیاست اور ان کے جھمیلوں میں یا کسی کھیل کود کی خبر دینے میں ایسا مصروف ہو گیا ہے کہ وہ ضروری خبروں کو ایک طرف رکھ دیتا ہے۔

نیوز رومز اور بزنس رومز

آجکل میڈیا بھی ایک بزنس بن گیا ہے اب وہ ادارہ نہیں رہا جہاں سچ کو پھیلایا جاتا ہے اور جہاں لوگوں کی آواز کو تمام لوگوں میں پھیلایا جاتا ہے آج کل نیوز روم اور بزنس آفس میں کوئی فرق نہیں رہ گیا۔ ہر نیوز چینل اپنی پی آر بڑھانے کی کوشش کرتا ہے اور اسی طرح پرنٹ میڈیا بھی آج کل اس کے زیر اثر کام کر رہا ہے۔

آزادی صحافت کا غلط استعمال

آج کی حقیقت یہ ہے کہ میڈیا نے خبر دینے کے بجائے فیصلہ سنانا شروع کر دیا ہے کچھ مخصوص طبقوں کو خاص طور پر پیش کرنا ان کا روزمرہ کا کام ہے میڈیا بے شک آزاد ہو لیکن یہ آزادی مطلق نہ ہو بلکہ کچھ حدود مقرر کی جائیں۔ میڈیا بالعموم عوامی مسائل میں دلچسپی لینے کی بجائے معاشرے کو غیر سنجیدہ تفریحی ماحول کی طرف لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔ میڈیا کو انسانی اور ملکی مسائل پر بات کرنی چاہئے صحافت ایک فریضہ ہے اگر اسے محض کاروبار تسلیم کر لیا جائے تب بھی اس میں اخلاقیات کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے اب وقت آ گیا ہے کہ میڈیا کی آزادی کو صحیح رخ دیا جائے۔ آزادی حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ میڈیا پر ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ معاشرے میں میڈیا اہم کردار ادا کر رہا ہے میڈیا اپنے آپ کو جمہوریت کا چوتھا ستون تسلیم کرتا ہے لیکن اظہار خیال کے نام پر بے مہار آزادی چاہتا ہے اگر میڈیا کے ذریعہ بہتر رہنمائی عوام کو حاصل ہو اور اس کے پروگرام میں مثبت فکر کا فروغ ہو تو اسے طاقتور ذریعہ سے ملک کی تعمیر و ترقی میں سماج بہترین کردار ادا کر سکتا ہے۔

پس آج کے میڈیا کے لئے ضروری ہے کہ دین حق کے بیان کردہ انصاف کے اصولوں کی طرف لوٹے اور اپنے مقام کو سمجھے تا کہ اس کے ذریعہ عوام کی صحیح خدمت ہو سکے۔

مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب

جماعت احمدیہ چک 433ج۔ب دھیرو کے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے چند بزرگان کا ذکر خیر

حضرت مسیح موعود کی آواز مکرم چوہدری احمد خاں باجوہ صاحب کے ذریعہ اس دُور افتادہ گاؤں میں پہنچی جو کہ قصبہ گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مغرب میں 19 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ 41-1940ء میں وہاں احمدیت کے خوشنما، پر بہار پُر خوشبو اور ہونہار پودے کی تخم ریزی ہو گئی تھی۔ جن افراد گاؤں کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت ملی ان کا ذکر خیر پیش ہے۔ لیکن اس سے پہلے گاؤں کا مختصر تعارف پیش ہے۔

یہ گاؤں دو بڑی برادریوں پر مشتمل ہے۔ ایک کاہلوں برادری اور دوسری للّی برادری۔ چونکہ اکثریت کاہلوں برادری کی ہے۔ اس لئے گاؤں کا نام بھی ان کے ایک بزرگ ''دھیرو'' کے نام پر ہے۔ جو ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں ''دھیرو کے'' کی مناسبت سے ہے۔ انگریزی دور حکومت میں ''چناب کالونی'' کی آباد کاری کے سلسلہ میں یہاں رقبہ کی الاٹمنٹ اس برادری کو ہوئی اور یہ لوگ یہاں آباد ہوئے۔ للّی برادری کا تعلق اس ضلع سے نہیں ہے۔ گاؤں کے تین نمبردار ہیں۔ جن میں سے ایک احمدی ہیں۔ انگریزی دور کا پرائمری سکول ہے۔ ڈاک خانہ کی سہولت موجود تھی جو کسی زمانہ میں دو اور قریبی دیہاتوں کو بھی یہاں سے ڈاک کی سہولت دستیاب تھی۔ مگر اب ڈاک خانہ موجود نہیں ہے۔ گرلز پرائمری ایوب دور میں قائم ہوا۔ ذرائع مواصلات اب بہتر ہیں۔ مسلکی لحاظ سے اب تین مکتب فکر کے لوگ ہیں۔ 1۔ بریلوی (سنی)، 2۔ مودودی مکتب خیال، 3۔ اہلحدیث۔ لیکن اکثریت سنی خیالات کے افراد کی ہے۔ غیر از جماعت کی تین مساجد ہیں۔ احمدیوں کی بھی ایک خوبصورت بیت الذکر ہے۔ مربی ہاؤس ہے۔

گاؤں کے جس پہلے شخص کو احمدیت قبول کرنے کا شرف ملا وہ مکرم چوہدری احمد دین صاحب کاہلوں تھے۔ آپ معمولی تعلیم کے مالک تھے مگر ایک فہیم اور زیرک انسان تھے۔ طبیعت میں بناوٹ کا شائبہ تک نہ تھا۔ جب احمدیت قبول کی تو خاندان والوں نے سخت مخالفت کی۔ خود ان کا بیان ہے کہ جب مخالفت انتہا کو پہنچ گئی اور میں نے خیال کیا کہ اب گاؤں میں رہنا اور زندگی گزارنا انتہائی دشوار ہو گیا ہے۔ تو میں نے ہجرت کر جانے کا مصمم اور پختہ ارادہ کر لیا۔ رخت سفر باندھ لیا کہ کل صبح یہاں سے چلا جاؤں گا۔ لیکن ایک رؤیا کی بنا پر ارادہ ترک کر دیا۔ میں نے رویاء میں دیکھا کہ ہمارے ڈیرہ کے مویشی خانہ کے قریب ایک خوبصورت اور ہونہار آم کا پودا اُگا ہے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اگر میں نے اس کی حفاظت نہ کی اور اسی حالت میں چھوڑ کر چلا گیا تو مویشی اسے تباہ و برباد کر دیں گے۔ میں نے اس آم کے پودے کے گرد ایک باڑ بنا دی تا کہ جانوروں سے محفوظ رہے اور اس کی حفاظت کی خاطر کہیں اور جانے کا خیال دل سے نکال دیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور میرے دل میں خداتعالیٰ نے یہ بات ڈالی کہ آم کے پودے سے مراد احمدیت ہے گاؤں میں میرے قیام سے احمدیت کو ترقی اور فروغ ملے گا۔ چنانچہ میں نے جانے کا ارادہ ترک کر دیا اور مخالفت کا سامنا نہایت جرأت و بہادری اور استقامت سے کرنے لگا۔

دعوت الی اللہ میں پہلے سے بھی زیادہ جُت گیا۔ اللہ تعالیٰ نے میری مساعی میں برکت ڈالی اور احمدیت کا پودا اپنی سرسبزی اور شادابی دکھانے لگا اور سعید روحیں احمدیت کی آغوش میں آنے لگیں۔ آپ کی دعوت الی اللہ سے جن افراد کو احمدیت کا زندگی بخش جامِ شیریں پینے کو ملا۔ ان کا ایک مختصر ذکر خیر پیش خدمت ہے اور یہ ذکر خاندانی لحاظ سے ہے۔

1۔ مکرم چوہدری احمد دین صاحب اپنے خاندان میں پہلے احمدی تھے۔ احمدیت نے ان کی زندگی میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر دیا تھا۔ سراپا پیکر دعوت الی اللہ تھے۔ احمدیہ پاکٹ بک ہر وقت پاس ہوتی دعوت الی اللہ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعوت الی اللہ میں برکت ڈالی اور ان کے خاندان کے دیگر افراد جو ان کے برادر حقیقی تھے یکے بعد دیگرے حلقہ احمدیت میں آنا شروع ہو گئے۔ چنانچہ چوہدری غلام رسول صاحب، چوہدری رحمت اللہ صاحب اور چوہدری محمد ابراہیم صاحب نے احمدیت قبول کر لی اور یہ لوگ بھی احمدیت کے فدائی اور شیدائی بن گئے۔ ان کی اولادیں بھی احمدیت سے وابستہ اور پیوستہ ہیں۔

2۔ مکرم چوہدری غلام قادر صاحب، چوہدری طالب حسین صاحب، چوہدری محمد حسین صاحب اور چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم یہ لوگ مکرم چوہدری احمد دین صاحب کے کزن تھے۔ یہ بھی آپ کی شب و روز کی دعوت الی اللہ سے احمدیت میں داخل ہوئے اور انہوں نے نہایت اخلاص و وفا سے احمدیت سے تعلق خاطر رکھا اور نئی نسل میں بھی نعمت خداوندی کو منتقل کیا۔ چوہدری غلام قادر صاحب کا ایک پوتا واقف زندگی ہے۔

3۔ حاجی پیراں دتہ صاحب کے چھ بیٹے تھے۔ جن میں سے چار بیٹوں کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت و عزت ملی۔ یہ چوہدری الٰہ بخش صاحب، چوہدری کریم بخش صاحب، چوہدری غلام حیدر صاحب اور چوہدری ناظر حسین صاحب تھے۔ بڑے شب بیدار اور عبادت گزار مخلص جماعت تھے۔ سلسلہ احمدیہ عالیہ سے محبت و عقیدت کا رشتہ تھا۔ ان کی اولادیں بھی احمدیت سے گہرا تعلق خاص رکھتی ہیں۔

4۔ چوہدری امام دین صاحب کے تین بیٹوں میں سے دو چوہدری محمد ابراہیم صاحب اور چوہدری فضل دین صاحب کو جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ چوہدری محمد ابراہیم صاحب تو قیام پاکستان سے قبل احمدیت قبول کر چکے تھے مگر چوہدری فضل دین صاحب عمر کے آخری حصہ میں ایک خواب کے ذریعہ احمدی ہوئے۔ وہ بیان کرتے تھے کہ ایک جگہ با جماعت نماز ہو رہی تھی اور میں بھاگ کر اس میں شامل ہوا ہوں۔ احمدیت قبول کرنے سے پیشتر وہ ایک جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے چہرہ مبارک پر نگاہ پڑی تو فوراً رویا یاد آئی کہ یہی وہ بزرگ ہیں جن کی اقتداء میں میں نے نماز پڑھی ہے۔ چنانچہ اس کے بعد بلا تامل احمدیت قبول کر لی۔ دونوں بھائیوں نے تادم واپسیں احمدیت سے اخلاص کا تعلق جوڑے رکھا۔ ان کی اولادیں بھی سلسلہ احمدیت سے گہری محبت اور وفا کا تعلق قائم رکھے ہوئے ہیں۔ ان کے تیسرے بھائی کے دونوں بیٹے آغوش احمدیت میں ہیں اور اس طرح یہ پورا خاندان احمدیت کی لڑی میں پرویا ہوا ہے۔

5۔ چوہدری محمد صادق صاحب المعروف بہلولپوری نے جب احمدیت قبول کی تو خاندان میں اکیلا احمدی ہونے کے سبب بھائیوں نے سخت مخالفت کی اور جسمانی ایذا رسانی کا سلسلہ بھی چلایا لیکن ان کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ فرقان فورس میں بھی کشمیر کے محاذ پر خدمات کا موقعہ ملا۔ بڑے خلیق اور فدائی احمدی تھے۔ سلسلہ احمدیہ سے محبت کرنے والے وجود تھے۔ ان کی اولاد بھی چشمہ احمدیت سے سیراب ہو رہی ہے۔

6۔ چوہدری محمد صادق صاحب بھی اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ خاندانی مخالفت کی قطعاً پروا نہ کی اور وقت مرگ تک احمدیت پر قائم رہے۔ اخلاص دکھایا لیکن ان کی اولاد احمدیت سے محروم رہی۔

7۔ مکرم سید احمد صاحب کا احمدیت قبول کرنے کا باعث وہ روایتی عقیدہ بنا کہ چودھویں صدی ہجری کبھی ختم نہ ہو گی۔ جب پندرھویں صدی ہجری کا آغاز ہوا۔ تو انہیں اس رسمی عقیدہ کی حقیقت کا علم ہوا کہ یہ تو ایسا نہیں ہے۔ چنانچہ انہوں نے فوراً بیعت کر لی۔ گھر والوں نے احمدیت کی مخالفت کرتے ہوئے انہیں گھر بدر کر دیا۔ لیکن یہ پیکر استقامت ثابت ہوئے۔ مخالفت کی ذرہ پرواہ نہ کی۔ احمدیت کے پرچار میں جُت

گئے۔ کئی احمدی جماعتوں میں آنریری معلم کے طور پر سلسلہ کی خدمت کرتے رہے۔ جب بیمار ہوئے تو قریبی اقرباء نے بڑی کوشش کی کہ احمدیت سے ناطہ توڑ لیں۔ لیکن وقت مرگ تک یہ کلمہ حق زبان سے ادا کرتے رہے اور وصیت کی کہ میری نماز جنازہ احمدی پڑھیں۔ چنانچہ احمدیوں نے ہی ان کی نماز جنازہ ادا کی۔ اخلاص سے احمدیت میں آئے اور اخلاص سے ملک راہی بقا ہوئے۔ عبادت گزار وجود تھے۔

8۔ مکرم غلام حسین بلوچ عالم شباب میں ہی جامِ احمدیت سے سرشار ہو گئے۔ انہیں بھی سخت خاندانی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ جسمانی تشدد کا نشانہ بھی بنے لیکن احمدیت کا دامن ترک کرنا موت کے مترادف تھا۔ مشکلات کا مقابلہ خندہ پیشانی سے کیا۔ کشمیر کے محاذ پر فرقان فورس میں بھی خدمات سرانجام دیں۔ چونکہ خاندان اور برادری میں اکیلے احمدی تھے۔ اس لئے تلخیاں زندگی بھر ساتھ رہیں۔ پُرجوش داعی الی اللہ تھے۔ عبادت میں شغف تھا۔ دینی لٹریچر کے مطالعہ کا بھی شوق تھا احمدیت سے تعلق وفا کو خوب نبھا گئے۔

9۔ مکرم ناظر حسین صاحب دیندار عیسائیت سے احمدیت کی طرف آئے اور احمدیت کے ہو کر رہ گئے۔ قرآن مجید خود پڑھا۔ ان کے ذریعہ والدہ اور بیوی بھی احمدیت میں داخل ہوگئیں۔ اپنے بچوں کو قرآن مجید سکھایا۔ بائبل کا خوب مطالعہ تھا۔ ایک پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ بے خوف و خطر دعوت حق کیا کرتے تھے۔ عبادت اور دعوت الی اللہ شعار زندگی تھا۔ اولاد کی ایسی تربیت کی کہ ان کا رشتہ احمدیت سے مضبوط اور گہرا رہے۔ مرنجاں مرنج طبیعت کے انسان تھے۔

10۔ مکرم چوہدری غلام نبی چنڈر اور ان کے دونوں بیٹے احمدیت سے نہایت اخلاص و وفا سے آئے۔ بیٹوں میں مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب تو وفات پا گئے ہیں۔ مکرم چوہدری غلام نبی صاحب اور ان کے بیٹے مکرم محمد بوٹا صاحب تقویٰ شعار اور عبادت گزار تھے۔ احمدیت سے گہری عقیدت تھی۔ مکرم محمد بوٹا صاحب کے دو بیٹے تھے بڑا بیٹا مبشر احمد کراچی پولیس میں ملازم تھا اور دوران ڈیوٹی وہ دہشت گردی کا نشانہ بنا اور شہید ہوگیا۔ یہ نوجوان بھی ایک مخلص احمدی تھا۔ خدام الاحمدیہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والا تھا۔ خوش خلق اور نرم خو تھا۔ مرحوم کے دو بیٹے ہیں۔ ایک بیٹا مکرم محمد داؤد صاحب مربی سلسلہ ہیں۔

مکرم مبشر احمد شہید کے دوسرے بھائی کراچی میں پولیس میں ملازم تھے۔ وہ پچھلے سال دہشت گردی کا شکار ہو کر شہید ہو گئے۔ ان کا نام مظفر احمد تھا۔ یہ بھی احمدیت سے وفا کا تعلق رکھنے والا نوجوان تھا۔ شہادت سے قبل گھر آیا۔ تو اپنے سمیت فیملی کے تمام چندوں کو ادا کیا۔ بیت الذکر کے تعمیری کاموں میں برابر کا حصہ لیا۔ نماز کے عادی تھے۔ خوش اخلاق اور نرم مزاج تھے۔ اللہ تعالیٰ ان شہداء کی اولادوں کو دینی و دنیوی حسنات سے نوازے۔ آمین

11۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کاہلوں۔ یہ بشیر احمد پہلوان کے نام سے جانے جاتے تھے۔ یہ بھی اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ احمدیت کے ساتھ زندگی کے آخری دموں تک تعلق رکھا۔ دھوکہ اور فریب سے قتل کر دیئے گئے۔ رفاہ عامہ کے کاموں میں حصہ لینے والے تھے۔ ان کی اولاد بھی احمدیت سے جڑی ہوئی ہے۔

12۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب و مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب۔ یہ دونوں بزرگ بڑی تحقیق کے بعد احمدیت میں داخل ہوئے اور پھر اخلاص میں ترقی کرتے چلے گئے۔ مکرم محمد شریف صاحب کم گو تھے۔ لیکن جب بات کرتے تو ترازو میں تول کر کرتے۔ فہم رسا انسان تھے۔ عبادت میں ذوق وشوق تھا۔ اولاد کو احمدیت کے رنگ میں رنگین کیا۔ وضع دار شخصیت کے مالک تھے۔

مکرم محمد اکبر صاحب بھی ایک فہیم انسان تھے۔ دبلے پتلے وجود کے تھے۔ نفیس طبیعت کے مالک تھے خلیق اور مہربان شخص تھے۔ احمدیت سے خوب لگاؤ رہا اور اسی پر جان جانِ آفرین کے سپرد کی۔

13۔ للّی برادری سے چوہدری مہتاب دین صاحب مرحوم کے چاروں بیٹے، چوہدری محمد اسماعیل صاحب، چوہدری محمد ابراہیم صاحب، چوہدری مبارک علی صاحب اور چوہدری رحمت علی صاحب یکے بعد دیگرے احمدیت میں داخل ہوئے۔ چاروں بھائی ذوقِ عبادات اور ذکر الٰہی سے سرشار تھے۔ جماعتی کاموں میں تعاون کرنے والے تھے۔ ملنسار تھے۔ چوہدری محمد ابراہیم صاحب گوجرہ شہر میں آزاد کمیشن شاپ کے نام پر آڑھت کمیشن کا کاروبار کیا کرتے تھے۔ 1974ء کے دور ابتلاء میں ان کا تجارتی لحاظ سے بائیکاٹ کیا گیا۔ جو کئی ماہ تک جاری رہا اور آپ نے نہایت استقامت اور جرأت مندی سے نامساعد حالات کا مقابلہ کیا۔ گوجرہ کی جماعت احمدیہ کے ساتھ بھی بھرپور تعاون ان کا رہا اور اس مقامی جماعت سے بھی تعاون کو قائم رکھا۔ نڈر احمدی تھے۔ ان للّی برادران نے دامے، درمے جماعت سے وفاداری کا تعلق قائم اور برقرار رکھا۔

14۔ مکرم مولوی محمد منیر صاحب ایک جید عالم باعمل تھے۔ آپ مولوی محمد سعید انصاری صاحب کے بھائی اور مکرم رفیق احمد ثاقب صاحب کے چچا تھے۔ مقامی جماعت کی تعلیم و تربیت میں ان کا گرانقدر حصہ ہے۔ آپ اردو، فارسی اور عربی کے عالم فاضل تھے۔ بڑے قادر الکلام تھے۔ برجستہ گو تھے۔ طبیعت میں مزاح بھی تھا۔ خدا تعالیٰ نے حسن بیان کی نعمت سے بھی نوازا ہوا تھا۔ شعر و سخن کے شناور تھے۔ عبادت گزار اور شب بیدار تھے۔ فن طبابت سے آشنا تھے اور اس سے مخلوق خدا کی خدمت بھی کیا کرتے تھے۔ دعوت حق کا فریضہ بھی خوب ادا کرنے والے تھے۔ قریبی دیہاتوں میں بھی جا کر پیغام حق کا اعلان عام کرتے رہے۔ اپنوں اور غیروں میں عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ نافع الناس وجود تھے۔

15۔ مکرم محمد انور صاحب ایڈووکیٹ۔ آپ ایک مخلص نوجوان احمدی تھے۔ خوش الحان تھے۔ درثمین اور کلام محمود کی نظمیں خوش الحانی سے پڑھا کرتے تھے۔ عبادت سے خاص شغف تھا۔ صالحانہ زندگی کی راہوں پر گامزن تھے۔ نرم مزاج رکھنے والے انسان تھے۔ خوش خصال تھے۔ احمدیت کے شیدا تھے۔ صاحب کردار تھے۔ شادی ہوئی۔ بچے ابھی چھوٹے ہی تھے کہ اچانک بیمار ہوئے اور وفات پا گئے۔

16۔ مکرم نصیر احمد صاحب ابن چوہدری نذیر احمد صاحب ایف۔ اے کے متعلم تھے کہ ایک دن ناگہاں اپنڈکس کے مرض میں مبتلا ہوئے اور جلد ہی فوت ہوگئے۔ والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ ایک ہونہار خادم تھے۔ خوش اخلاق اور نیک خصال تھے۔ سلسلہ احمدیہ عالیہ سے عاشقانہ لگاؤ اور تعلق تھا۔ جماعتی اور تنظیمی کاموں میں سرگرمی سے حصہ لینے والے تھے۔ حلیمی و بردباری طبیعت کا خاصہ تھی سب سے احترام سے پیش آتے۔ نگاہ میں حیا تھی۔ مزاج میں وفا تھی۔ حفظ مراتب کا خیال رکھنے والے تھے۔ ان کی اٹھان اور پروان ایک نیک شگون اور درخشاں مستقبل کی بظاہر نوید تھی۔ اللہ تعالیٰ ان سب مرحومین سے مغفرت کاملہ کا سلوک فرمائے اور اپنی رحمت کی ردا میں ڈھانپ لے۔ آمین

بقیہ صفحہ 3

لئے قرآن کریم نے ایک نہایت ہی عمدہ بنیادی مسئلے کی طرف ہماری توجہ دلا دی کہ ہر تحقیق کے میدان میں جہاں ایک مقام پر پہنچ کر خدا کی ہستی کو تسلیم کرنا لازم ہو جاتا ہے۔ وہاں سے آگے یہ قومیں قدم نہیں اٹھائیں گی اس سے آگے مومنوں کا کام ہے اور مومن سائنسدانوں کے لئے یہ سارے میدان کھلے پڑے ہیں۔ ان میں ایک یہ میدان ہے کہ موت کا نظام ہے کیا؟ کون سے محرکات، کون سے موجبات ہیں جو ہر زندگی کی شکل کے لئے خاص موت کا پیغام رکھتے ہیں اور ان کا آپس میں پھر کیا تعلق ہے۔ اگر کسی خاص قسم کی زندگی کے لئے خاص عرصہ حیات یا موت کا آنا مقدر نہ ہوتا تو باقیوں پر اس کا کیا اثر پڑتا یہ پہلو ہے جو بہت بڑا عظیم الشان علم کا میدان ہے، اللہ تعالیٰ توفیق دے تو احمدی سائنسدانوں کو اس پر کام کرنا چاہیئے۔

(خطبہ جمعہ 26 دسمبر 1986ء خطبات طاہر جلد 5 ص 852)

احمدیوں کو ریسرچ میں جانے کی تاکید

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یونیورسٹیز کے طلباء کو ریسرچ کے حوالے سے نصائح دیتے ہوئے فرمایا:

سائنس کے مضامین کی طرف اپنا زیادہ رجحان کریں اور پھر اس میں بھی ریسرچ کی طرف جائیں۔ کیونکہ آئندہ جو زمانہ آ رہا ہے۔ اس میں جب بھی اگر ان کو خیال آ گیا اور آہستہ آہستہ یہ خیال ابھرنا شروع ہو گیا ہے، یورپ میں بھی اور انگلستان میں بھی کہ ہمیں یہاں کے لوکل سٹوڈنٹ کو ریسرچ کی طرف آنا چاہیئے۔ سائنس کی طرف آنا چاہیئے۔ لیکن جس دن یہ خیال پکا ہو گیا اس دن آپ کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ اس لئے اس سے پہلے کہ یہ لوگ ریسرچ کی فیلڈ میں آگے آئیں اور پھر بہرحال یہاں کے جو اس ریجن کے لوگ ہیں ان کو پہلی Preference ہوگی۔ بیشک ان ملکوں کے ہوں لیکن اگر احمدی نہیں ہیں تو پھر کوئی فائدہ نہیں۔

حضور انور نے فرمایا احمدی حقیقت میں جب ریسرچ میں آگے آئیں گے تو پھر قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق اپنی ریسرچ کو آگے بڑھائیں گے۔ اس لئے اس سوچ کے ساتھ احمدی کو آگے آنا چاہیئے۔ قطع نظر اس کے کہ آپ پاکستانی ہیں یا جرمن ہیں۔ احمدی سٹوڈنٹس جو بھی ہیں ان کو آگے آنا چاہیئے۔ بجائے اس کے کہ غیر مسلم آگے آئیں اور جو ریسرچ کا میدان ہے اس پر چھا جائیں۔ اس وقت تک تو وہ چھائے ہوئے ہیں۔ لیکن آہستہ آہستہ ان کی تعداد کم ہو رہی ہے۔ اس لئے آپ لوگوں کے لئے بڑا اچھا موقع ہے آگے آنا چاہیئے اور عمومی طور پر تو میں سٹوڈنٹس کو یہی ہدایت دیا کرتا ہوں۔ لیکن باقی بھی ہر میدان میں جہاں جہاں بھی آپ جا رہے ہیں۔ اس میں اتنی پرفارمنس کریں کہ واضح طور پر نظر آئیں اور آپ ایسے سٹوڈنٹس ہوں جن کے رزلٹ حقیقت میں Significant ہوں۔

(روزنامہ الفضل 16 جولائی 2010ء)

سائنس اور ٹیکنالوجی میں ریسرچ

نوبیل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام سائنسی تحقیق کے حوالے سے ایک اہم نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اپنی نوجوان نسل کو سائنس اور ٹیکنالوجی کے تمام شعبوں میں تعلیم اور ریسرچ کی تمام سطحوں پر بڑے پیمانے پر اور سخت تربیت دی جائے۔ بڑے پیمانے پر مطلوبہ ریسرچ کی تربیت کی مثال کے لئے برطانیہ کی سائنس اینڈ ٹیکنالوجی ریسرچ کونسل کو مدنظر رکھیں جو ہر برس پی ایچ ڈی کی تربیت کے لئے پانچ ہزار وظائف دیتی ہے۔ برطانیہ میں اندرون ملک اور بیرون ملک پوسٹ پی ایچ ڈی وظائف جو فراہم کئے جاتے ہیں۔ ان کی تعداد ایک ہزار سالانہ ہے اور برطانیہ کی آبادی پاکستان کی آبادی سے نصف ہے۔

(روزنامہ الفضل 29 جولائی 2009ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کی وفات

مکرمہ فرزانہ اکرم صاحبہ دارالبرکات ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بڑی ہمشیرہ محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری عظمت اللہ راجپوت صاحب 6 اکتوبر 2012ء کو کینیڈا میں 75 برس کی عمر میں برین ہیمبرج سے وفات پا گئیں۔ ہمارے دادا مکرم چوہدری جان محمد صاحب قادیان میں رہائش پذیر تھے اور وہیں جنوری 1947ء میں وفات پا کر مدفون ہوئے تھے۔ مرحومہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ 19 اپریل 1937ء کو پیدا ہوئیں۔ 1965ء میں ایم بی بی ایس کر کے حضرت مصلح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ خاکسارہ بھی ساتھ تھی۔ ہمشیرہ محترمہ نے عرض کی کہ حضور میں ربوہ آ گئی ہوں میں ڈاکٹر بن گئی ہوں اس پر حضور نے فرمایا الحمدللہ ہمارے ربوہ میں لیڈی ڈاکٹر آ گئی ہیں۔ چنانچہ ہمشیرہ مرحومہ نے فضل عمر ہسپتال میں تقریباً 40 سال بطور لیڈی ڈاکٹر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں اور آپ کی نماز جنازہ محترم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے پڑھائی۔ تدفین کینیڈا میں 8 اکتوبر کو ہوئی ہے۔ مرحومہ کو خلافت احمدیہ سے والہانہ عشق تھا اور کامل وفا کا تعلق تھا۔ بیحد رحم دل، نرم مزاج، نیک، صوم و صلوٰۃ کی پابند، نیز خاندان حضرت مسیح موعود سے گہری وابستگی رکھتی تھیں۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے علاج اور خدمت کی بھی توفیق پائی۔

مرحومہ جماعت کی معروف شاعرہ تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے شاعری کی حیثیت سے بھی ایک خاص تعلق تھا۔ حضور مرحومہ پر بہت شفقت فرماتے تحائف سے نوازتے ہر سال اپنے باغات کے آم بھجواتے۔

مرحومہ کے لواحقین میں ان کے خاوند ملک منیر احمد صاحب حال یو کے ہیں اس کے علاوہ دو بیٹے مکرم شمیم احمد ملک صاحب کینیڈا، مکرم ملک ماجد کریم صاحب کینیڈا اور تین بیٹیاں مکرمہ حفصہ ناصر صاحبہ کینیڈا، مکرمہ عطیۃ الشافی صاحبہ امریکہ اور مکرمہ عطیۃ العلیم صاحبہ کینیڈا ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے ان سے راضی ہو اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل اور ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم شیخ شمس الحق ضیاء صاحب کارکن دفتر وصیت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے خسر مکرم ملک محمد اعظم صاحب ریٹائرڈ ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ مورخہ 10 ستمبر 2012ء کو بقضائے الٰہی بعمر 73 سال یو۔کے میں وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 14 ستمبر 2012ء کو بعد نماز جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الفتوح لندن میں پڑھائی۔ اور خطبہ جمعہ میں ان کی خوبیوں کا ذکر کیا۔ تدفین کیلئے مرحوم کے جسد خاکی کو پاکستان لایا گیا۔ مورخہ 16 ستمبر 2012ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں ان کی نماز جنازہ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ نے پڑھائی۔ جس کے بعد ان کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم حنیف احمد ثاقب صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم ڈاکٹر فرید احمد احسن صاحب اور مکرم ڈاکٹر محمود احمد ساجد صاحب آف یو کے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ پانچوں بچے شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نیز خاکسار ان تمام احباب کرام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے بذریعہ فون یا خود گھر آ کر ہم سے ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بھی اجر عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب دارالرحمت غربی ربوہ بیمار ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

مکرم طاہر احمد ٹھاکر صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم ایاز احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ دفتر روزنامہ الفضل کی تقریب شادی مورخہ 22 ستمبر 2012ء کو منعقد ہوئی۔ اس کے نکاح کا اعلان مکرمہ نغمانہ فاروق صاحبہ بنت مکرم فاروق احمد ملہی صاحب بھوڑی ملہیاں ضلع نارووال کے ساتھ محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے بیت مبارک ربوہ میں مورخہ 26 اگست 2012ء کو بعد نماز ظہر مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ مورخہ 22 ستمبر کو تقریب رخصتانہ کے موقع پر مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب مینیجر روزنامہ الفضل نے دعا کروائی۔ مورخہ 23 ستمبر کو دعوت ولیمہ کے موقع پر محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم رانا سلطان احمد صاحب مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اکلوتی چھوٹی پیاری بہن مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد خان صاحب صدر محلّہ باب الابواب غربی ربوہ مورخہ 16 ستمبر 2012ء کو بعمر تقریباً 56 سال چند دن بیمار رہنے کے بعد دو بجے دوپہر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں اپنے پیارے مولا کے حضور حاضر ہوگئیں۔ آپ جون 1956ء میں مکرم چوہدری محبّ الرحمٰن صاحب مرحوم سابق سیکرٹری مال و زعیم مجلس انصاراللہ چک نمبر 88 ج۔ب ضلع فیصل آباد کے ہاں پیدا ہوئیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے نظام وصیت میں شامل تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 16 ستمبر 2012ء کو بیت المبارک میں بعد نماز مغرب محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا محترم رانا عبدالغفور خان صاحب سیکرٹری امور خارجہ لوکل انجمن احمدیہ نے کرائی۔ آپ نے باقاعدہ تعلیم تو حاصل نہ کی تھی مگر اردو پڑھنا لکھنا سیکھ لیا تھا۔ بعض اوقات ترنم سے درثمین، کلام محمود، کلام طاہر پڑھا کرتی تھیں۔ قرآن کریم بہت ذوق اور شوق سے پڑھا کرتی تھیں۔ الفضل کا مطالعہ باقاعدہ کرتی تھیں اپنے غیراز جماعت رشتہ داروں کی غمی اور خوشی میں شمولیت کر کے ان کو جماعتی روایات بھی بتایا کرتی تھیں۔ مولیٰ کی رضا پر راضی رہنے والی، پنج وقتہ نمازوں کی ادائیگی ذوق وشوق سے کرنے والی، چندہ جات میں باقاعدہ، غریبوں اور ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والی، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے والی، صاف گو، دل میں بغض نہ رکھنے والی، جماعتی کاموں میں حصہ لینے والی تھیں۔ خلیفہ وقت سے عشق کی حد تک پیار کرنے والی، خطبہ کا خاص اہتمام کرتی تھیں اور بچوں کو بھی کہا کرتی تھیں۔

آپ کی یادگار آپ کی چار بیٹیاں جن میں سے تین شادی شدہ ہیں ایک ناہید کوثر صاحبہ بیلجیئم، مکرمہ امۃ الرقیب صاحبہ آسٹریلیا، اور بیٹا محمد طارق خان صاحب ساؤتھ افریقہ میں ہے۔ دو بیٹے اور دو بیٹیاں ربوہ میں مقیم ہیں چھوٹا بیٹا عزیزم رانا محمد طاہر خاں صاحب سیکرٹری وصایا باب الابواب آجکل دفتر وصیت میں خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ والدہ صاحبہ حیات ہیں جن کی عمر 95 سال ہے۔ انہوں نے بڑے صبر اور ہمت سے اس صدمہ کو برداشت کیا۔ دوسروں کو بھی صبر کی تلقین کرتی رہیں احباب جماعت سے میری اس پیاری چھوٹی ہمشیرہ صاحبہ کو دعاؤں میں یاد رکھنے کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم مرحومہ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرمہ نازیہ اسلم صاحبہ بنت مکرم محمد اسلم ملہی صاحب ساکن 5/13 دارالصدر جنوبی نمبر 2 ربوہ کی وصیت مورخہ 2 فروری 2005ء سے نافذ ہے۔ ان کی طرف سے سال 8/9 سے اب تک نہ تو حصہ آمد میں کوئی ادائیگی موصول ہوئی ہے اور نہ ہی دفتر سے کوئی رابطہ ہے۔ براہ کرم اگر یہ خود یا ان کے کوئی عزیز رشتہ دار یہ اعلان پڑھیں تو فوری دفتر سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

چونڈی

دانت نکالتے بچوں کے دستوں کیلئے

حب مسان

بچوں کے سوکھا پن اور لاغری کیلئے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)

فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

خبریں

ذہن کی طاقت سے چلنے والے ڈرون کی ایجاد کا دعویٰ

چین کے سائنسدانوں نے ذہن کی طاقت سے چلنے والے ڈرون کی ایجاد کا دعویٰ کیا ہے۔ چینی پیانگ یونیورسٹی کی ٹیم نے کہا کہ یہ ٹیکنالوجی ان افراد کیلئے مددگار ثابت ہو گی جو جسمانی معذوری کا شکار ہیں۔ سائنسدانوں کے مطابق ان کے بنائے ہیڈلینسٹ کے نیورل سینسر دماغ سے الیکٹرک سگنل کمپیوٹر پر منتقل کرتے ہیں جو اس کو احکام کی شکل میں ڈرون تک پہنچاتا ہے۔

دماغ کو فالج سے محفوظ رکھنے کی دوا

امریکہ اور کینیڈا کے ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ ایک دوا کو فالج کے نقصان دہ اثرات کو روکنے کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ طبی رسالے لینسٹ نیورولوجی میں شائع ہونے والے تجزیے میں بتایا گیا ہے کہ یہ دوا استعمال میں محفوظ ہے۔ ایک سو پچاسی مریضوں پر کی جانے والی آزمائشی تجزیے میں اس بات کا عندیہ دیا گیا ہے کہ جن مریضوں کو یہ دوا دی گئی۔ ان کے دماغ کے کم حصے فالج سے متاثر ہوئے۔ فالج کی تنظیم، سٹروک ایسوسی ایشن نے کہا کہ یہ نتائج امید افزا ہیں لیکن ابھی مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔ بندروں پر کئے جانے والے تجربات سے پتہ چلا ہے کہ جب فالج کی وجہ سے دماغ کے خلیے آکسیجن سے محروم ہو گئے تو اس دوا نے انہیں مرنے نہیں دیا۔

بچوں کی زیادہ نیند ذیابیطس کے خطرات کم کرنے میں معاون

امریکی ماہرین کے مطابق بچوں کی زیادہ نیند انہیں ذیابیطس کے خطرات کو کم کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے اور ان کے انسولین سے متعلقہ مسائل کو بہتر بنانے کا بھی باعث بنتی ہے۔ اس بات کی تصدیق کیون میتھیوز کی قیادت میں پٹس برگ یونیورسٹی کے طبی ماہرین نے کی ہے۔ تحقیق کے سربراہ کیون میتھیوز نے بتایا کہ انہوں نے تحقیق کے دوران دیکھا کہ بچوں کے اندر روزانہ رات کو 7 گھنٹے کی نیند سے انہیں استحالہ کے خطرات سے محفوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ انسولین سے متعلقہ مسائل کو روکنے میں مددگار ثابت ہوسکتی ہے۔

اپیل کمپنی بانی کی وفات کے ایک سال بعد بھی نمبرون

کمپیوٹر اور فون بنانے والی کمپنی اپیل کے بانی اسٹیو جابز کی موت کے ایک برس بعد بھی کمپنی قائم و دائم ہے اور ترقی کر رہی ہے۔ گزشتہ برس 5/ اکتوبر کو اسٹیو جابز لبلبے کے کینسر کے باعث انتقال کر گئے تھے۔ جابز کے ایک سال بعد اپیل کے سٹاک میں گزشتہ برس کی نسبت اسّی فیصد اضافہ ہوا ہے۔ جب گزشتہ ماہ آئی فون فائیو لانچ کیا گیا تو صرف تین دن میں پچاس لاکھ سیٹ فروخت ہوئے۔

مریخ پر موجود روبوٹک گاڑی کیوروسٹی ریت کا تجزیہ کرے گی

امریکی خلائی تحقیقاتی ادارے ناسا نے کہا ہے کہ مریخ پر موجود روبوٹک گاڑی کیوروسٹی ریت کا تجزیہ کرے گی۔ ذرائع کے مطابق امریکی خلائی تحقیقاتی ادارے ناسا کے ماہرین کا کہنا ہے کہ سرخ سیارے پر موجود کیوروسٹی نامی گاڑی ریت کے گڑھے کے قریب موجود ہے جہاں سے وہ ریت کے نمونے حاصل کرنے کے بعد کئی گھنٹوں تک اسے صاف کرنے کے بعد اس کا ارضیاتی تجزیہ کرے گی۔

یوگا مشقوں سے جسم پُرسکون، بیماریوں سے نجات مل سکتی ہے

ماہرین صحت کا کہنا ہے باقاعدگی سے یوگا کی آسان مشقیں گردن، کمر اور پٹھوں کے کھچاؤ اور پیچیدہ اعصابی امراض کے خلاف موثر علاج ثابت ہوسکتی ہیں۔ فزیوتھراپسٹ اور یوگا ماہرین کے مطابق پورے دھڑ کی یوگا ورزش کرنے سے ریڑھ کی ہڈی کا جمود ختم ہوسکتا ہے، معدے، پھیپھڑے اور سینے کے افعال بہتر ہوتے ہیں۔ گردن کی ورزش کرنے سے سر اور دماغ کی طرف خون کا بہاؤ بہتر ہو جاتا ہے، یادداشت بہتر ہو جاتی ہے جبکہ یوگا سینے اور چھاتی کو متناسب کرنے کے علاوہ باقی بالائی جسم کی اضافی چربی کو تحلیل کرتی ہے اور جسم پُرسکون ہو جاتا ہے۔ یوگا ورزش کرنے والوں کا کہنا ہے کہ صبح کے وقت باقاعدگی سے یوگا کرنے سے سارا دن تروتازگی کا احساس رہتا ہے اور فشار خون پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

سائنسدانوں نے بیماریوں کی آسان تشخیص کیلئے مصنوعی پروٹین تیار کر لیا

سائنسدانوں نے ایسا مصنوعی پروٹین تیار کر لیا ہے جس سے جسم میں بیماریوں کی تشخیص آسان ہو جائے گی۔ طبی ماہرین کا کہنا ہے اس پروٹین کو الٹرا وائلٹ شعاعوں کے زیر اثر متحرک کیا جائے تو جسم میں بیماری سے متاثرہ حصے ڈھونڈنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس پروٹین کو کینسر اور ہڈیوں کے درد کی نشاندہی کیلئے استعمال کیا گیا تو مثبت نتائج سامنے آئے۔ سائنسدان اس دریافت کو خاص طور پر ہڈیوں کی نشوونما میں خرابی کی نشاندہی کیلئے استعمال کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

آسٹریلین سائنس دان دنیا کی تیز ترین دوربین بنانے میں کامیاب

آسٹریلیا نے دنیا کی تیز ترین دوربین بنائی ہے جس کے ذریعے بیرونی خلا کا سروے کیا جائے گا اور ستاروں کی پیدائش اور دور دراز کہکشاؤں کا پتہ لگایا جائے گا۔ مغربی آسٹریلیا میں آسٹریلین سکوائر کلومیٹر ایرے پاتھ فائنڈر (ایسکاپ) نے چھتیس اینٹینے لگائے ہیں جس میں سے ہر ایک کا قطر چالیس فٹ ہے۔ پندرہ کروڑ پچاس لاکھ امریکی ڈالر کی لاگت سے بننے والی یہ دوربین جلد ریڈیائی تصاویر اکٹھا کرنا شروع کر دے گی۔ ایسکاپ دنیا کے سب سے بڑے ریڈیائی دوربین کے پراجیکٹ کا حصہ ہے۔ یہ دوربین مغربی آسٹریلیا کے صحرا میں مرچیسن ریڈیو آسٹرونومی آبزرویٹری میں لگائی گئی ہے۔ اس دوربین کی مدد سے آسمان کو دوسری دوربینوں کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے دیکھا جاسکے گا۔

ماہرین نے لیپ ٹاپ کمپیوٹر کیلئے 6 ہزار گھنٹے چلنے والی بیٹری تیار کر لی

الیکٹرانکس ماہرین نے لیپ ٹاپ کمپیوٹر کیلئے ایسی بیٹری تیار کر لی ہے جو چھ ہزار گھنٹے چلے گی۔ سلیکان پاور سے چلنے والی یہ بیٹری بنانے میں دس سال لگے ہیں۔ یہ نہ صرف لیپ ٹاپ کو طویل عرصہ کے لئے چارجنگ سے بے نیاز کر دیتی ہے بلکہ اس سے ماحول پر منفی اثرات بھی مرتب نہیں ہوتے۔ ماہرین کا کہنا ہے یہ بیٹری لیپ ٹاپ استعمال کرنے والوں کیلئے بہت بڑی نعمت ثابت ہوگی۔

ربوہ میں طلوع و غروب 13۔اکتوبر

طلوع فجر	4:43
طلوع آفتاب	6:07
زوال آفتاب	11:55
غروب آفتاب	5:41

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

معیار اور مقدار کے ضامن
منور جیولرز ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211883,0321-7709883

VOLTA-OSAKA PHOENIX EXIDEX TOKYO FB AGS MILLT
دیسی بیٹریاں 6 ماہ کی گارنٹی کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں
مین ڈیلر
مرحبا بیٹری سنٹر ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: حفیظ احمد: 0333-6710869
عابد محمود: 0333-6704603

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہوزری، جنرل، دالیں، چاول اور مصالحہ جات کا مرکز
النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
FREE HOME DELIVERY
پروپرائیٹر: رانا احسان اللہ خاں
047-6215227, 0332-7057097

FR-10

پلاٹ برائے فروخت
واقع دارالعلوم جنوبی بشیر پلاٹ نمبر 27/12
رقبہ ایک کنال 50 فٹ سڑک کے عین عقب میں،
میٹھا پانی، مناسب قیمت
رابطہ نمبر: 0333-4217408

مناسب دام ۔ با اعتماد سروس
اپنا چشمہ سنٹر جنریشن آئی لینز چوائس
سکول کالج وجامعہ دفتر کے کارکنان کیلئے خصوصی ڈسکاؤنٹ
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
میاں سہیل احمد: 0345-7963067

لیڈیز جوتوں کی کامیاب سیل کے ساتھ ساتھ
اب بچوں کے جوتے
صرف -/175
-/245
لیڈیز اور بچوں کی ورائٹی پر سیل جاری
نیو کامران شوز ریلوے روڈ حسین مارکیٹ ربوہ